© rasailojaraid.com

حضرت العلام حافظ محمد گوندلوی صاحب مدظلہ العالی !

دوامِ حدیث

قسط نمبر ۲

ایک اسلام

یہی حال زکواۃ کا ہے ۔ قرآن مجید نے کہا کہ زکواۃ ادا کرو " مگر اس کا اندازہ نہیں بتایا نہ مال کی مقدار متعین کی اور نہ ہی نصاب بیان فرمایا ۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے نصاب مال اور زکواۃ متعین کی اور ایک رقعہ میں لکھا دیا ۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اس کی ایک نقل حضرت انس رض کو دی اور مختلف عمال کو اس کی نقلیں بھیجیں ۔ وہی حکومت کا قانون بنا اس وجہ سے ردوبدل سے محفوظ ہو گیا ۔ قرآن کی یہ آیت "لتبین للناس ما نزل الیہم " الآیۃ ان احادیث پر ٹھیک منطبق ہو جاتی ہے ۔

اگر کوئی کہے کہ ہم نماز کی ایسی تفسیر کریں گے جو ان احادیث کی محتاج نہ ہوگی ، اسی طرح کی اور زکواۃ کی تو اس کا جواب یہ ہے کہ وہ اس نماز کی تفسیر نہ ہوگی جو قرآن کے زمانہ نزول میں پڑھی جاتی تھی اور آج تک تواتر عملی سے ہم تک پہنچی ہے بلکہ وہ اور نماز ہوگی ، اسی طرح وہ حج نہ ہوگا جو زمانہ نزول قرآن میں کیا جاتا تھا ، ایک نئی اصطلاح ہوگی ، اسی طرح وہ زکواۃ بھی ایک نئی چیز ہوگی ۔

اس کی مثال اس طرح ہے کہ کوئی شخص ایک آدمی کو کہے ، سیالکوٹ جاؤ اور اتنا کہہ کر خاموش ہو جائے ۔ اب یہ ظاہر ہے کہ سیالکوٹ سے مراد وہی لیا جائیگا جو مشہور و معروف ہے ۔ اگر مامور یہ کہے (چونکہ متکلم نے سیالکوٹ کی تفصیل نہیں کی [illegible] اس واسطے) میں اپنی طرف سے ایک تفسیر کر لیتا ہوں ۔ سیال کے معنے

© rasailojaraid.com